حج، اسلامی بیداری اور امام خمینیؒ

مولانا شہوار حسین نقوی

امت مسلمہ کی اسلامی بیداری اور باہمی قرابت و آشنائی کا بہترین ذریعہ حج ہے۔اس روح پرور موقع پر مسلمانان عالم ایک مرکز پر جمع ہوکر رنگ قومیت اورنسل کے علاقائی امتیازات کو برطرف کرکے انسانوں کے لئے تعمیر کیے گئے ''بیت اوّل'' کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔اور اسلامی قدروں کوملحوظ رکھتے ہوئے اختلافات ،مجادلات اور آرائش کوترک کرکے اسلامی اخوت کا یادگار مظاہرہ کرتے ہوئے امت محمدی کی ،(صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) جو پوری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے کی ایک چھوٹی سی تصویر پیش کرتے ہیں۔

یہ حقیقت ہے کہ حج کومحدود مقاصد میں محصور کرنا ناانصافی ہے کیونکہ حج اپنے دامن میں وسیع وعریض اسباب وعلل رکھتا ہے۔ اسکا مقصد صرف خانۂ کعبہ کی زیارت ،یا صفا ومروہ کی سعی یا حجراسود کو بوسہ دینانہیں اور اگر ان شعائر کی زیارت کرانا مقصود ہوتا تو کبھی خداوند عالم انسانوں کوساری دنیا سے سفر کی صعوبتیں برداشت کرکے نہ بلاتا مگرحکم کی شدت اور تا قیامت باقی رہنا کسی دوسرے مقصد کی نشاندہی کرتا ہے۔اور وہ مقصد ہے اس عالمی و روحانی اجتماع سے ''اسلامی بیداری'' پیدا کرنا۔ جب ہم مناسک حج کے سلسلے میں غور وفکر کرتے ہیں تو اس نتیجے پر پہونچتے ہیں کہ حج کا ہرعمل اسلامی شعور بیدار کرنے اور ذہن انسانی کوجھنجھوڑنے کیلئے کافی ہے۔ حاجی جب لبّیک اللّٰھم لبّیک کی صدا بلند کرتا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان نے تمام جھوٹے معبودوں کا انکارکرکے اورتمام سرکش طاغوتوں کی نفی کرکے خدائے وحدہٗ لا شریک کی وحدانیت اور اس کی طاقت وقوت کا اظہار کیا ہے۔کیونکہ تلبیہ سے انسان کے اندر توحیدی فکر بیدار ہوتی ہے اور اسکی ذات میں وحدانیت کا جلوہ نمایاں ہو جاتا ہے۔

اسکے بعد خانہ کعبہ کا طواف جوعشق کی علامت ہے غیر خدا کی محبت کو دل سے نکال دینے کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔ انسان یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے جو لطف عشق حقیقی میں ہے عشق مجازی میں کہاں لہٰذا انسان عشق حقیقی کی وادی میں قدم رکھکر اس منزل پر پہونچ جاتا ہے جہاں صرف عاشق و

معشوق ہی نظر آتے ہیں۔

حجر اسود کو مس کرنا گویا بندہ کا اپنے معبود سے بیعت کرنا ہے۔کیسی بیعت؟ یعنی وہ زبان حال سے کہتا ہے کہ اے معبود میں تیرے علاوہ کسی کی بندگی نہیں کروں گا میری پیشانی صرف تیری ذات سے مخصوص ہے مجھ پر صرف تیری حکمرانی ہوگی یہ اعضاء وجوارح تجھ سے مخصوص ہیں۔یعنی انسان کے اندر اتنی بیداری پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ بیعت کرکے اعلان کر دیتا ہے لائق عبادت صرف ذات الٰہی ہے۔

کوہ صفا ومروہ کے درمیان سعی کے وقت صدق وصفا کے ساتھ محبوب کو تلاش کرنے کی سعی و جستجو رہتی ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اس کو پالینے کے بعد دنیاومافیہا کا خوف ختم ہو جاتا ہے۔ اور دنیا اور اسکی رسومات سے کٹ کر محبوب کا ہو جاتا ہے۔دنیا کی طرف سے رغبت ختم ہو کر اس کی ساری توجہ خالق حقیقی کی طرف مرکوز ہو جاتی ہے۔

شعور وعرفان کی حالت میں مشعر الحرام اور عرفات میں داخل ہوکر اللہ کے وعدوں کے سلسلہ میں اطمینان قلب پیدا ہوتا ہے اور اطمینان وسکون کے ساتھ اللہ کی نشانیوں میں غور وفکر کرکے معرفت میں اور اضافہ ہوتا ہے۔ اور جب انسان میدان منیٰ میں پہونچتا ہے تو اسکے اندر ایثار وقربانی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور وہ یہ سوچنے پر مجبور ہوجاتا ہے کہ اللہ کی راہ میں مال و دولت،عزت و حرمت،حکومت و اقتدار اور خواہشات یہاں تک کہ جان بھی قربان کرنی پڑ جائے تو انسان کو دریغ نہیں کرنا چاہئے۔اگر اسماعیلؑ جیسا مقدس بیٹا بھی قربان کرنا پڑ جائے تو اسلام کی راہ میں ہنسی خوشی قربان کر دینا چاہئے اور جب انسان کے اندر جذبہ قربانی بیدار ہوتا ہے تو وہ محبوب الٰہی کے مرتبہ پر فائز ہوتا ہے کیونکہ قربانی ہی اللہ سے قرب کا معتبر ذریعہ ہے۔

منیٰ ہی ایسا مقام ہے جہاں انسان شیطانوں کو رجیم کرکے اورانکو کنکریاں مارکر اظہار بیزاری کرتا ہے اور اعلان کرتا ہے کہ میں خدا کا بندہ ہوں شیطان سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے۔رجم شیطان کو مختلف مواقع پر اللہ کے احکامات کے مطابق انجام دیتا ہے تاکہ شیطان اور شیطان زادے ہمیشہ اس سے دور رہیں۔

افسوس صد افسوس کہ امت مسلمہ نے ابھی تک حج کا حقیقی فلسفہ نہیں سمجھا اور یہ عبادت اپنی تمام عظمت وجلالت کے باوجود ابھی تک ایک خشک اور لاحاصل صورت میں باقی ہے۔جبکہ علماء اسلام

کو غور وفکر کر کے اسکی حقیقت کا سراغ لگانا چاہئے تھا اور دنیا کے سامنے اسکے اسرار ورموز کا انکشاف کرنا چاہئے تھا مگر بس اتنا کہہ دیا جاتا ہے کہ یہ صرف عبادت ہے خاموشی سے اسے انجام دے کر اپنے وطن واپس چلے جاؤ آپ ہی بتائیں کہ کیا حج صرف زیارتی سفر کا نام ہے؟ نہیں ہرگز نہیں حضرت امام خمینیؒ نے امت مسلمہ کو حج کی غرض و غایت کے سلسلے میں بارہا سمجھایا اور بتایا کہ حج کا مقصد ''اسلامی بیداری'' پیدا کرنا ہے۔جب تک انسان میں اسلامی شعور پیدا نہیں ہوگا اسکا حج قابل قبول نہیں ہوگا۔

امام خمینیؒ نے حج کے مقاصد بیان کرتے ہوئے فرمایا

''مسلمانوں کی عظیم ذمہ داریوں میں سے ایک یہ ہے کہ وہ اس حقیقت کا سراغ لگائیں کہ حج کیا ہے؟ اور آخر ہم کیوں ہمیشہ کیلئے اپنے مادی و روحانی وسائل کا ایک حصہ اس کے انعقاد پر خرچ کریں؟ خود غرض تجزیہ نگاروں اور استعماری نمک خواروں نے جس چیز کو فلسفہ حج کے عنوان سے اب تک پیش کیا وہ یہ ہے کہ حج ایک اجتماعی عبادت ہے اور زیارتی و سیاحتی سفر ہے''۔حج کا اس سے کیا تعلق کہ کیسے زندگی گزاریں کیسے جہاد کریں' کس طرح سرمایہ داری اور کمیونزم کا مقابلہ کریں،کس طرح ظالموں سے مظلوموں کا حق لیا جائے۔ مسلمانوں پر جسمانی و روحانی سختیوں کا حل کس طرح تلاش کیا جائے، بلکہ حج فقط ایک سفر ہے تاکہ مکہ اور مدینہ کا دیدار کیا جائے''۔

امام خمینیؒ نے اسطرح اسلام دشمن طاقتوں نے جو فلسفہ حج بیان کیا ہے اس سے دنیا کو روشناس کرایا اور فرمایا خبردار یہ حج کا فلسفہ نہیں ہے یہ دشمن کی سازش ہے جو امت کو گمراہ کرنے کے لئے ہے۔

آگے فرماتے ہیں:

''حج کا مقصد یہ ہے کہ انسان اس گھر کے مالک سے متصل ہو اور اسکا قرب حاصل کرے۔حج فقط حرکات، اعمال اور الفاظ کے مجموعہ کا نام نہیں ،خالی کلام کرنے ،لفظ بولنے اور حرکت کرنے

سے انسان خدا تک نہیں پہونچ سکتا ۔حج معارف اسلامی کا ایک ایسا مرکز ہے جہاں سے زندگی کے تمام پہلوؤں اورزاویوں سے اسلامی سیاست کی حقیقت تلاش کی جانی چاہئے ،حج ایک ایسے معاشرے کا پیغام دیتا ہے جو مادی و روحانی برائیوں سے دور ہو۔ حج ایک انسان اور دنیا میں ایک ترقی یافتہ معاشرے کی عشق آفرین زندگی کے تمام مناظر کی تجلی اور تکرار کا نام ہے۔ اعمال حج، اعمال زندگی ہی ہیں انکا مقصد یہ ہے کہ امت اسلامی قوم و نسل کے حصار سے نکل کر ابراہیمی ہو جائے اور امت محمدی میں داخل ہوکر ''یدواحدۃ'' یعنی ایک ہو جائے حج اسی الٰہی زندگی کی تنظیم وتشکیل کی تدبیر ہے۔''[۱]

یہ حقیقت ہے کہ جس فلسفیانہ اورمحققانہ انداز سے حضرت امام خمینیؒ نے مقصد حج کی وضاحت فرمائی ہے شاید ہی کسی مفکر و دانشور نے اسکی طرف توجہ کی ہو، لہٰذا اس بیان کے تناظر میں پوری امت مسلمہ کو چاہئے کہ ظالم وسرکش اسلام دشمن طاقتوں کا انکار کریں اور اتحاد و اتفاق کے ساتھ پرچم توحید بلند کرکے اسلامی بیداری کا ثبوت دیں اور یہی مقصد حج ہے۔

حوالے:

۱۔ حج ایک اجتماعی وسیاسی عبادت ،ص، ۲۵